احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 44

منگل 29۔اکتوبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 29/اکتوبر 2013ء 23 ذوالحج 1434 ہجری 29/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 245

دِل کو جو دھووے

جسم کو مَل مَل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزد کردگار

صدق کو جب پایا اصحابؓ رسولؐ اللہ نے
اس پہ مال و جان و تن بڑھ بڑھ کے کرتے تھے نثار

(درثمین)

بیت المسرور برسبن آسٹریلیا کا افتتاح۔ بیوت الذکر کے حقوق کے بارے میں قرآنی احکامات اور اہم نصائح

اللہ تعالیٰ کے گھر میں اپنی زینت ساتھ لے جایا کرو اور مومن کی زینت لباس تقویٰ ہے

عبادت کا حق عدل وانصاف کے قیام، پنجوقتہ نمازوں کی حفاظت، اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے اور مخلوق کے حقوق ادا کرنے سے ادا ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء بمقام بیت المسرور برسبن آسٹریلیا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25/اکتوبر 2013ء کو بیت المسرور برسبن آسٹریلیا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق صبح 8 بجکر 10 منٹ پر تشریف لائے، پہلے بیت المسرور کی تختی کی نقاب کشائی فرمائی، اجتماعی دعا کروائی اور پھر خطبہ جمعہ کے لئے بیت المسرور میں رونق افروز ہوئے۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الاعراف کی آیات 30 اور 32 کی تلاوت اور ترجمہ پیش فرمایا جن میں عدل وانصاف قائم کرنے، اپنی توجہات کو خدا تعالیٰ کی طرف سیدھا رکھنے، خالصتاً خدا تعالیٰ کو پکارنے، بیت الذکر میں اپنی زینت یعنی لباس تقویٰ کے ساتھ جانے اور حد اعتدال میں رہ کر کھانے پینے کے بارے میں قرآنی احکامات بیان ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور فضل پر کہ جس نے یہاں کے احمدیوں کو برسبن شہر میں بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی، جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ حضور انور نے اس بیت الذکر کی تعمیر کی راہ میں حائل بعض مسائل اور رکاوٹوں کا ذکر کیا اور پھر فرمایا کہ اس بیت الذکر پر ساڑھے چار ملین ڈالر خرچ کئے گئے اور افراد جماعت نے دل کھول کر قربانیاں دیں، خواتین نے بھی بیت الذکر کی تعمیر میں اپنے زیور پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شروع میں تلاوت کی گئی آیات میں مومنوں کو نصیحت فرمائی گئی ہے کہ عبادت کا حق تب ادا ہوگا جب عدل وانصاف کا قیام کریں گے، پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت کریں گے، اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں گے۔ جب نمازوں کے ساتھ مخلوق کے بھی حق ادا کرنے کی کوشش ہو رہی ہوگی۔ حضور انور نے مخلوق کے حقوق میں میاں بیوی کے باہمی سلوک اور اسی طرح دونوں کے رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت کا سلوک کرنے، بچوں کی نیک اور اچھی تربیت کرنے اور پھر معاشرے میں عدل وانصاف کے تقاضے پورے کرنے کے بارے میں توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب انسان مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حق خالص ہو کر ادا کرنے کیلئے بیت الذکر میں جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کی آغوش میں آجاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے گھر میں اپنی زینت ساتھ لے جایا کرو۔ فرمایا کہ ایک مومن کی زینت اس کا تقویٰ کا لباس ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ روحانی خوبصورتی اور زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی کے سپرد وہ امانت ہے کہ جو اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ اگر اس امانت کی حفاظت اور اس کی ادائیگی ہم کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ ہماری عبادتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنتی رہیں گی۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد دین حق کی نشاۃ ثانیہ ہے، نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنا ہے اور یہ مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہوسکتا جب تک ہم میں سے ہر ایک تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی امانتوں کا حق ادا کرنے والے اور اپنے عہد کو پورا کرنے والے نہ بنیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تلاوت کی گئی آیات میں یہ تلقین کی گئی ہے کہ کھانے پینے میں اعتدال سے کام لو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ فرمایا کہ جب انسان رات کو پُرخوری کر کے سوئے گا تو صبح کی نماز کے لئے نہیں اٹھ سکے گا۔ مومن کی زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ دنیا کا حصول نہیں بلکہ خدا کی رضا کا حصول مقصود ہے اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ جب دنیاوی فائدوں کے حصول کے لئے اسراف نہ کیا جائے۔ اگر یہ دنیاوی کھانا پینا عبادتوں میں روک بن جائے، دنیاوی لذات عبادت پر غالب آجائیں تو ایسے اسراف کو بھی اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس بیت الذکر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ایک ہزار نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔ فرمایا کہ آج تو چونکہ دوسری جگہوں سے بھی لوگ آئے ہیں اس لئے بیت الذکر بھری ہوئی معلوم ہو رہی ہے لیکن ہماری حقیقی خوشی اس وقت ہوگی جب مقامی باشندوں سے یہ بیت الذکر بھرے اور نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ فرمایا کہ دعوت الی اللہ اور دعا پر زور دیں۔ اللہ کرے کہ یہ بیت الذکر چھوٹی پڑ جائے اور مزید بیت الذکر بنتی چلی جائیں۔ دعوت الی اللہ کے حوالے سے حضور انور نے مقامی لوگوں کے علاوہ پاکستان سے آنے والے احمدیوں کو بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ دین حق کا پیغام پہنچائیں اور بیوت الذکر کا حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درود پھیل رہا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں مسیح (موعود) کا پیغام نہیں پہنچ رہا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے موجود نہیں دنیا میں اس وقت ایم ٹی اے کے ذریعے سے ہر جگہ پیغام پہنچ رہا ہے اور جب ایم ٹی اے کے ذریعے سے دُرود پڑھا جاتا ہے تو دنیا کے ملکوں میں چاہے کوئی پڑھنے والا ہو نہ ہو، اس کی فضاؤں میں وہ درود بہرحال پھیل رہا ہے۔“

(خطباتِ مسرور جلد 8 صفحہ 131)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خالی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل سپیشلسٹ / رجسٹرار / پیرامیڈیکل میں مزید آسامیوں کی فوری ضرورت ہے۔

ریڈیالوجسٹ
پیتھالوجسٹ
آئی سپیشلسٹ
گائنی/میڈیکل/سرجیکل رجسٹرار

کوالیفائیڈ خواہشمند خواتین، حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ بعض تجربہ کار کوالیفائیڈ حضرات کو کنٹریکٹ پر بھی رکھا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے رابطہ 047-6215646 کر سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نیوزی لینڈ۔تعارف اور ضروری معلومات

سرکاری نام:
دولت مشترکہ نیوزی لینڈ
(Commonwealth of New Zealand)

وجہ تسمیہ:
صوبہ زی لینڈ کی مناسبت سے اسے نیوزی لینڈ کا نام دیا گیا۔اس کے معنی ہیں ''سفید بادلوں کا وطن''

محل وقوع:
اوشیانا

حدود اربعہ:
اس کے شمال میں فجی اور ٹونگا جبکہ مغرب میں 1800 کلومیٹر دور آسٹریلیا ہے۔

جغرافیائی صورتحال:
نیوزی لینڈ جنوب مغربی بحرالکاہل میں دو بڑے شمالی اور جنوبی جزیروں پر مشتمل ہے۔دونوں جزیروں کا پھیلاؤ 1600 کلومیٹر تک ہے۔شمالی جزیرے کا رقبہ ایک لاکھ 14 ہزار 592 مربع کلومیٹر اور جنوبی جزیرے کا رقبہ ایک لاکھ 52 ہزار 719 مربع کلومیٹر ہے۔ملک کا زیادہ علاقہ پہاڑی ہے۔مشرقی ساحل زرخیز میدانی علاقہ ہے۔شمالی جزیرے کے وسط میں ایک بڑا آتش فشاں پہاڑ بھی واقع ہے۔جنوبی جزیرے میں گلیشیئر اور 15 پہاڑی چوٹیاں ہیں جن کی بلندی دس ہزار فٹ تک ہے۔ نیوزی لینڈ خط استواء اور قطب جنوبی کے وسط میں ہے۔اس میں سٹیوارٹ اور چاتھم کے علاوہ کچھ چھوٹے جزیرے بھی شامل ہیں۔ساحل 5150 کلومیٹر۔

رقبہ:
2لاکھ 70ہزار 34 مربع کلومیٹر

آبادی:
37لاکھ نفوس

دارالحکومت:
ونگٹن Wellington (4لاکھ)

بلندترین مقام:
ماؤنٹ کک Cook (3754 میٹر)

بڑے شہر:
آک لینڈ۔ کرائسٹ چرچ۔ ڈیونیڈن۔ نیپیئر۔نیلسن۔ نیو پلائی موتھ۔گسبورن۔ مانو کاؤ۔ ہملٹن

سرکاری زبان:
انگریزی (ماؤری)

مذاہب:
عیسائیت (اینگلیکن 22فیصد، پرسیباٹریان 16 فیصد۔رومن کیتھولک 15 فیصد)

اہم نسلی گروپ:
یورپی برطانوی 84 فیصد۔ پولی نیشن ماؤری 12 فیصد۔

یوم آزادی:
26 ستمبر 1907ء

رکنیت اقوام متحدہ:
24/اکتوبر 1945ء

کرنسی یونٹ:
ڈالر N$=100 سینٹ (ریزرو بینک آف نیوزی لینڈ 1934ء)

انتظامی تقسیم:
93 کاؤنٹیز (14 ٹاؤن)

موسم:
گرم مرطوب لیکن خوشگوار رہتا ہے۔البتہ جنوبی جزیرے میں اگست میں سخت سردی پڑتی ہے۔

اہم زرعی پیداوار:
گندم۔ جو۔ مکئی۔ کیوی فروٹ۔ سیب۔ ناشپاتی۔تمباکو۔آلو۔(مویشی۔پولٹری۔سؤر)

اہم صنعتیں:
گوشت و ڈیری کی پیکنگ۔ کاغذ۔ کپڑا۔ مشینری۔ موٹر گاڑیاں۔ الیکٹریکل مشینری۔ پٹرولیم ریفائنری۔فولاد۔ایلومینیم

اہم معدنیات:
تیل۔ گیس۔ خام لوہا۔کوئلہ۔ سونا۔ چاندی۔ چونے کا پتھر۔ٹنگسٹن ۔اسبسٹاس۔بنٹونائٹ۔

مواصلات:
قومی فضائی کمپنی ''ایئر نیوزی لینڈ'' (36 ہوائی اڈے) آک لینڈ۔ونگٹن۔ لاٹلیٹون اور ٹاؤرانگا چار بڑی بندرگاہیں۔

طرز حکومت

نیوزی لینڈ ایک آزاد آئینی بادشاہت ہے۔ ملکہ برطانیہ ریاست کی سربراہ مملکت (ہیڈ آف سٹیٹ) اور مسلح افواج کی کمانڈر انچیف ہیں ملکہ کی نمائندگی گورنر جنرل کرتا ہے جسے ملکہ نامزد کرتی ہے۔حکومت کا سربراہ وزیراعظم ہے جو کہ تمام انتظامی اختیارات کا مالک ہوتا ہے۔ پارلیمنٹ میں اکثریتی پارٹی کے لیڈر کو گورنر جنرل وزیراعظم نامزد کرتا ہے۔

پارلیمنٹ (ایوان نمائندگان) کی تعداد 99 ہے جن میں چار ماؤری ارکان شامل ہوتے ہیں۔ بڑی سیاسی جماعتیں نیوزی لینڈ لیبر پارٹی (1916ء) نیوزی لینڈ نیشنل پارٹی (1931ء) اور نیوزی لینڈ پولیٹیکل ریفارم لیگ (1911ء)۔

نیوزی لینڈ کے پہلے احمدی

پروفیسر ریگ Wragge غیر معمولی قابلیت اور جرأت کے انسان تھے۔ انگلستان جہاں پیدا ہوئے وہاں Law Navigation میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور Meteorology موسمیات اور علم ہیئت (Astronomy) کے میدانوں میں اپنا لوہا منوایا۔آسٹریلیا میں بھی لمبا عرصہ قیام کیا وہاں آپ کو ایک اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے۔

آپ ہندوستان کے سفر کے دوران قادیان بھی آئے اور 12 مئی، 18 مئی 1908ء کو حضرت اقدس مسیح موعود سے دوبار ملاقات کی۔ اس ملاقات میں ان کے ساتھ ان کی بیوی اور چھوٹا لڑکا بھی تھا۔ پروفیسر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود سے مختلف سوالات کئے۔حضرت اقدس مسیح موعود نے ان کے جوابات عطا فرمائے۔حضرت اقدس مسیح موعود کے ملفوظات میں ان دونوں ملاقاتوں کا تفصیل سے ذکر ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب پروفیسر ریگ کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ پروفیسر بعد میں احمدی ہو گیا تھا اور مرتے دم تک اس عقیدہ پر قائم رہا اور اس کے خطوط میرے پاس آتے رہے۔

2006ء کے آغاز میں جماعت آسٹریلیا اور جماعت نیوزی لینڈ نے پروفیسر صاحب کے عزیزوں اور اولاد کو تلاش کرنے کے بارہ میں بہت تحقیق کی ہے۔ جماعت آسٹریلیا نے نیوزی لینڈ میں اس گھر کا پتہ لگا لیا جہاں پروفیسر مرحوم رہا کرتے تھے۔ پھر ان کی تصاویر بھی حاصل کر لیں۔ اس قبرستان اور قطعہ کا بھی پتہ لگا لیا جہاں یہ مدفون ہیں۔ ان معلومات کی بناء پر جماعت نیوزی لینڈ نے مزید تحقیق کی اور بالآخر 1922ء کے بعد جو پروفیسر صاحب کی وفات کا سال ہے یعنی 84 سال بعد ان کے پوتے اور پوتی سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہوگئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 مئی 2006ء کے اپنے دورہ نیوزی لینڈ کے دوران ان سے مل کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا آپ دونوں میرے دفتر آ جائیں میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں اور باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ قریباً نصف گھنٹہ تک حضور انور ان سے گفتگو فرماتے رہے اور مورخہ 7 مئی 2006ء کو حضور انور قبرستان Pompallier تشریف لے گئے۔ جہاں پروفیسر Clement Lindley Wragge کی قبر ہے۔انہوں نے 10 دسمبر 1922ء کو وفات پائی۔

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ

جماعت احمدیہ کا مرکز ''بیت المقیت'' نیوزی لینڈ کے دارالحکومت Auck Land کے علاقہ Manurewa میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 1.5 ایکڑ ہے مقامی جماعت نے یہ جگہ 1998ء میں خریدی تھی۔ یہاں ایک بڑے ہال کے علاوہ مشن ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، دفاتر، لائبریری اور جماعتی تقریبات کے لئے کچن وغیرہ موجود ہیں۔ ہال کے دو حصے ہیں ایک حصے میں مرد اور دوسرے حصہ میں مستورات نماز ادا کرتی ہیں جماعت کا یہ سارا سنٹر ایر کنڈیشنڈ ہے۔اور اس سنٹر کے اردگرد سارا احاطہ پختہ اور صاف ستھرا ہے۔اسی احاطہ میں جلسہ سالانہ کے لئے مختلف مارکیز لگا کر انتظامات کئے گئے ہیں۔ ''بیت المقیت'' کی عمارت کو خوبصورت جھنڈیوں اور بجلی کے رنگ برنگے روشن قمقموں سے سجایا گیا تھا۔جلسہ گاہ کو بھی مختلف بینرز اور جگہ جگہ خوبصورت اور رنگا رنگ پھول رکھ کر سجایا گیا تھا۔تمام انتظامات ہر لحاظ سے بہت عمدہ تھے۔

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا ایک بڑا حصہ فجی Fiji سے یہاں آ کر آباد ہونے والی فیملیز پر مشتمل ہے جن میں سے چند فیملیز پاکستان سے آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہاں یہ خوبصورت مرکز خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب جماعت کا پروگرام یہاں ایک باقاعدہ بیت تعمیر کرنے کا ہے۔ جو نیوزی لینڈ کی سرزمین پر پہلی احمدیہ بیت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نیوزی لینڈ میں ایک فعال اور مستعد جماعت قائم ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حدیث کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اعمال کی توفیق پانے کے لئے نصائح اور درپیش خطرات کی نشاندہی

ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عملوں کو اپنی رضا کے مطابق بھی بنائے اور پھر محض اور محض اپنے فضل سے اُنہیں قبول بھی کر لے۔ ہمارے عمل ایسے نہ ہوں جو دنیا کی ملونیوں کی وجہ سے ہمارے منہ پر مارے جانے والے ہوں

مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب آف کراچی کی شہادت۔ مکرم عبدالحمید مومن صاحب درویش قادیان اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب آف کراچی کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 ستمبر 2013ء بمطابق 20 تبوک 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے اور اللہ تعالیٰ کا خوف اُس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا''۔ پھر فرمایا کہ ''اصل بات یہ ہے کہ اچھا اور نیک تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے۔ بہت لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہم متقی ہیں مگر اصل میں متقی وہ ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کے دفتر میں متقی ہو۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 630-629۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ اہم نصیحت ہے جو اگر ہمارے سامنے ہو تو ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں اور اُس کے بندوں کے حقوق بھی اُس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کرنے والے ہوں۔ لیکن اگر ہم اپنے زُعم میں اپنے آپ کو عبادتیں کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے سمجھتے ہیں لیکن ان تمام باتوں میں کسی بھی قسم کی بناوٹ یا دکھاوا ہے یا ہم عبادتیں کر تو رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا نہیں کر رہے تو ایسی عبادتیں بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول عبادتیں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا نہیں بناتی جو ایک انسان کا عبادت کرنے کا مقصد ہے۔

اس وقت مَیں آپ کے سامنے ایک لمبی روایت پیش کروں گا جو ایک نصیحت ہے یا وصیت کی صورت میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو کی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت معاذ سے فرمایا...... اے معاذ! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں، اگر تو نے اُسے یاد رکھا تو یہ تمہیں نفع پہنچائے گی اور اگر تم اُسے بھول گئے تو اللہ تعالیٰ کا فضل تم حاصل نہیں کر سکو گے اور تمہارے پاس نجات حاصل کرنے کے بارے میں اطمینان کے لئے کوئی دلیل باقی نہیں رہے گی۔ فرمایا کہ اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے سات دربان فرشتوں کو پیدا کیا۔ یعنی روحانی بلندیوں تک پہنچنے کے سات درجے ہیں اور اس کے مطابق انسان وہاں تک پہنچتا ہے۔ اور ان فرشتوں میں سے ایک ایک کو ہر آسمان پر بطور بَوَّاب یعنی دربان کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔ اُن کی ڈیوٹی یہ ہے کہ تم اپنی اپنی جگہ پر رہو اور صرف اُن لوگوں کو یہاں سے گزرنے دو جن کے گزرنے کی ہم اجازت دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتے جو انسان کے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں اور اُن کا روزنامچہ لکھتے ہیں، خدا کے ایک بندے کے اعمال لے کر جو اُس نے صبح سے شام تک کئے تھے، آسمان کی طرف بلند ہوئے اور ان اعمال کو اُن فرشتوں نے بھی پاکیزہ سمجھا تھا کہ یہ بہت اچھے اعمال ہیں اور ان اعمال کو بہت زیادہ خیال کیا تھا لیکن جب وہ اعمال لے کر پہلے آسمان پر پہنچے تو انہوں نے دربان فرشتے سے کہا کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور ایک بندے کے اعمال پیش کرنے آئے ہیں یہ اعمال بہت پاکیزہ ہیں۔ تو اس فرشتے نے کہا ٹھہر جاؤ تمہیں آگے جانے کی اجازت نہیں۔ تم واپس لَوٹو اور جس شخص کے یہ اعمال ہیں اُنہیں اُس کے منہ پر مارو۔ دربان کہتا ہے کہ **خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں یہ ہدایت دے کر کھڑا کیا ہے کہ مَیں کسی غیبت کرنے والے بندے کے اعمال کو اس دروازے میں سے نہ گزرنے دوں** اور یہ شخص جس کے تم اعمال خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے آئے ہو، یہ تو ہر وقت غیبت کرتا رہتا ہے۔ لوگوں کے پیچھے اُن کی باتیں کرتا رہتا ہے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اور فرشتے ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف چڑھے۔ وہ فرشتے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ یہ اعمال بڑے پاکیزہ ہیں اور یہ بندہ اُنہیں بڑی کثرت سے بجا لا رہا ہے اور چونکہ ان اعمال میں غیبت کا کوئی شائبہ نہیں تھا اس لئے پہلے آسمان کے دربان اور حاجب فرشتے نے اُنہیں آگے گزرنے دیا۔ لیکن جب وہ دوسرے آسمان پر پہنچے تو اُس کے دربان فرشتے نے اُنہیں پکارا کہ ٹھہر جاؤ۔ واپس لوٹو اور ان اعمال کو ان کے بجا لانے والے کے منہ پر مارو۔ اُس فرشتے نے کہا کہ مَیں فخر و مباہات کا فرشتہ ہوں اور **خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے یہاں مقرر کیا ہے کہ مَیں کسی بندے کے ایسے اعمال کو یہاں سے نہ گزرنے دوں جن میں فخر و مباہات کا** بھی کوئی حصہ ہو اور وہ اپنی مجالس میں بیٹھ کر بڑے فخر سے اپنی نیکی کو بیان کرنے والا ہو۔ یہ شخص جس کے اعمال لے کر تم یہاں آئے ہو، لوگوں کی مجالس میں بیٹھ کر اپنے ان اعمال پر فخر و مباہات کا اظہار کیا کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر فرشتوں کا ایک اَور گروہ ایک اَور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوا اور وہ ان فرشتوں کی نگاہ میں بھی کامل نور تھے، ایسے اعمال تھے جو بڑے چمکدار تھے۔ ان اعمال میں صدقہ و خیرات بھی تھا، روزے بھی تھے، نمازیں بھی تھیں اور وہ محافظ فرشتے تعجب کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا یہ بندہ کس طرح اپنے رب کی رضا کی خاطر محنت کر رہا ہے اور چونکہ ان اعمال میں غیبت کا کوئی حصہ نہیں تھا، ان میں فخر و مباہات کا بھی کوئی حصہ نہیں تھا، اس لئے پہلے اور دوسرے آسمان کے دربان فرشتوں نے اُنہیں گزرنے دیا۔ لیکن جب وہ تیسرے آسمان کے دروازے پر پہنچے تو اُس کے دربان فرشتے نے کہا ٹھہر جاؤ۔ اِضْرِبُوْا...... کہ جس شخص کے یہ اعمال ہیں، تم خدا تعالیٰ کے حضور جن کو پیش کرنے جا رہے ہو، اُس کے پاس واپس لے جاؤ اور ان اعمال کو اُس کے منہ پر مارو۔ فرشتے نے کہا کہ میں تکبر کا فرشتہ ہوں، مجھے تیسرے آسمان کے دروازے پر اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دے کر کھڑا کیا ہے کہ **اس دروازے سے کوئی ایسا عمل آگے نہ گزرے جس کے اندر تکبر کا کوئی حصہ ہو۔** اور یہ شخص جس کے اعمال تم اپنے ساتھ لائے ہو یہ بڑا متکبر ہے۔ وہ اپنے آپ کو ہی سب کچھ سمجھتا ہے اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان سے تکبّر اور اِباء کا سلوک کیا کرتا ہے۔ اور وہ اپنی مجالس میں گردن اونچی کر کے بیٹھنے والا ہے۔ اس

کے اعمال گو تمہاری نظر میں اچھے نظر آ رہے ہیں لیکن وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک چوتھا گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوا۔ وہ اعمال ان فرشتوں کو کَوْکَبٌ دُرِّيٌّ، یعنی روشن ستارے کی طرح خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ اُن میں نمازیں بھی تھیں، تسبیح بھی تھی، حج بھی تھا، عمرہ بھی تھا۔ وہ فرشتے یہ اعمال لے کر آسمان کے بعد آسمان اور دروازے کے بعد دروازے سے گزرتے چوتھے آسمان کے دروازے پر پہنچے۔ تو اُس کے دربان فرشتے نے اُنہیں کہا ٹھہر جاؤ۔ تم یہ اعمال اُن کے بجالانے والے کے پاس واپس لے جاؤ اور اُس کے منہ پر دے مارو۔ اُس فرشتے نے کہا کہ مَیں خود پسندی کا فرشتہ ہوں اور **اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ مَیں اُس شخص کے اعمال کو جس کے اندر عُجب پایا جاتا ہے، گویا وہ اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کا شریک سمجھتا ہو** اور خود پسندی کا احساس اُس کے اندر پایا جائے اور اُس میں خدا تعالیٰ کی بندگی کا احساس نہ پایا جاتا ہو، اس چوتھے آسمان کے دروازے سے اُسے نہیں گزرنے دیا جاسکتا کیونکہ میرے رب کا مجھے یہی حکم ہے کہ یہ شخص جب کوئی کام کرتا تھا تو خود پسندی کو اُس کا ایک حصہ بنا دیتا تھا، اُس کے اعمال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کا ایک پانچواں گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوا۔ ان اعمال کے متعلق ان فرشتوں کا خیال تھا کہ ''کَاَنَّهُ الْعَرُوْسُ ......'' وہ ایک سجی سجائی سولہ سنگھار سے آراستہ دلہن کی طرح ہے جو خوشبو پھیلاتی ہے اور اپنے دولہا کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ لیکن جب وہ چاروں آسمانوں پر سے گزرتے ہوئے پانچویں آسمان پر پہنچے تو اُس کے دربان فرشتے نے کہا کہ ٹھہر جاؤ، ان اعمال کو واپس لے جاؤ اور اس شخص کے منہ پر مارو اور اُسے کہہ دو کہ تمہارا خدا ان اعمال کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ میں حسد کا فرشتہ ہوں **اور میرے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو حسد کرنے کی عادت ہو اس کے اعمال پانچویں آسمان کے دروازے میں سے نہ گزرنے دوں گا۔** یہ شخص ہر علم حاصل کرنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے پر حسد کیا کرتا تھا۔ میں اس کے اعمال کو اس دروازے میں سے نہیں گزرنے دوں گا۔ کسی بھی عالم کو دیکھتا تھا، کسی بھی اچھے کام کرنے والے کو دیکھتا تھا تو حسد کرتا تھا۔ اس لئے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ یہ یہاں سے گزر سکے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں کا ایک چھٹا گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوا اور پہلے پانچ دروازوں میں سے گزرتا ہوا چھٹے آسمان تک پہنچ گیا۔ یہ اعمال ایسے تھے جن میں روزہ بھی تھا، نماز بھی تھی، زکوٰۃ بھی تھی، حج اور عمرہ بھی تھا اور فرشتوں نے سمجھا کہ یہ سارے اعمال خدا تعالیٰ کے حضور میں بڑے مقبول ہونے والے ہیں لیکن جب وہ چھٹے آسمان پر پہنچے تو وہاں کے دربان فرشتے نے کہا ٹھہر جاؤ آگے مت جاؤ۔ اِنَّهٗ كَانَ ...... کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی بندے پر رحم نہیں کیا کرتا تھا اور خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ **جن اعمال میں بے رحمی کی آمیزش ہو میں اُنہیں اس دروازے سے نہ گزرنے دوں۔** تم واپس لوٹو اور ان اعمال کو اس شخص کے منہ پر یہ کہہ کر مارو کہ تمہارا اپنی زندگی میں یہ طریق ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرنے کی بجائے ظلم کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرتے ہوئے تمہارے یہ اعمال کیسے قبول کرے۔ جب تم رحم نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ بھی تم پر رحم نہیں کرے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ اور فرشتے ایک بندے کے اعمال لے کر آسمان کے بعد آسمان اور دروازے کے بعد دروازے سے گزرتے ہوئے ساتویں آسمان پر پہنچ گئے۔ ان اعمال میں نماز بھی تھی، روزے بھی تھے، فقہ اور اجتہاد بھی تھا اور وَرَع بھی تھا، (یعنی پرہیزگاری بھی تھی) اور فرمایا کہ لَهَا دَوِيٌّ ...... کہ ان اعمال سے شہد کی مکھیوں کی آواز جیسی آواز آتی تھی یعنی وہ فرشتے گنگنا رہے تھے کہ ہم بڑی اچھی چیز خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کرنے کے لئے جا رہے ہیں اور وہ اعمال سورج کی روشنی کی طرح چمک رہے تھے۔ اُن کے ساتھ تین ہزار فرشتے تھے۔ گویا وہ اعمال اتنے زیادہ اور بھاری تھے کہ تین ہزار اُن کے خوان کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ جب وہ ساتویں آسمان کے دروازے پر پہنچے تو دربان فرشتے نے جو وہاں مقرر تھا کہا ٹھہرو، تم آگے نہیں جاسکتے تم واپس جاؤ اور ان اعمال کو اُس شخص کے منہ پر مارو اور اُس کے دل پر تالا لگا دو کیونکہ **مجھے خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ مَیں اُس کے حضور ایسے اعمال پیش نہ کروں جن سے خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب نہ ہو اور اُن میں کوئی آمیزش ہو۔** اُس شخص نے یہ اعمال غیر اللہ کی خاطر کئے۔ یہ شخص فقیہوں کی مجالس میں بیٹھ کر اور فخر سے گردن اونچی کر کے تفقّہ اور اجتہاد کی باتیں کرتا ہے تا اُن کے اندر اُسے ایک بلند مرتبہ اور شان حاصل ہو۔ اس نے یہ اعمال میری رضا کی خاطر نہیں کئے، بلکہ محض لاف زنی کے لئے کئے ہیں۔ وَذِكْرًا ...... اس کی غرض یہ تھی کہ وہ دنیا میں ایک بڑے بزرگ کی حیثیت سے مشہور ہو جائے، علماء کی مجالس میں اُس کا ذکر ہو۔ وہ کام جو خالصاً خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور اُس میں ریاء کی ملونی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں۔ فرشتے نے کہا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں ایسے اعمال کو آگے نہ گزرنے دوں۔ تم واپس جاؤ اور ان اعمال کو اُس شخص کے منہ پر دے مارو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اور فرشتے ایک بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوئے اور ساتوں آسمانوں کے دربان فرشتوں نے اُنہیں گزرنے دیا۔ اُنہیں ان اعمال پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ہر آسمان کا جو دربان تھا اُس نے کہا کہ اس کے اعمال ٹھیک ہیں، ظاہری لحاظ سے بالکل ٹھیک ہیں، گزرنے دیا۔ ان اعمال میں زکوٰۃ بھی تھی، روزے بھی تھے، نماز بھی تھی، حج بھی تھا، عمرہ بھی تھا، اچھے اخلاق بھی تھے، ذکرِ الٰہی بھی تھا اور جب وہ فرشتے ان اعمال کو خدا تعالیٰ کے حضور میں لے جانے کے لئے روانہ ہوئے تو آسمانوں کے فرشتے اُن کے ساتھ ہو لئے اور وہ تمام دروازوں میں سے گزرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ گئے۔ وہ فرشتے خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا: اے ہمارے رب! تیرا یہ بندہ ہر وقت تیری عبادت میں مصروف رہتا ہے اور ہم اس کے ہر عمل کی، نیک عمل کی، اخلاص کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ بڑی نیکیاں کرتا ہے اور اپنے تمام اوقاتِ عزیزہ کو تیری اطاعت میں خرچ کر دیتا ہے۔ یہ بڑا ہی مخلص بندہ ہے۔ اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔ غرض انہوں نے اس شخص کی بڑی تعریف کی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ اَنْتُمُ الْحَفَظَةُ عَلٰى عَمَلِ عَبْدِيْ کہ تمہیں تو میں نے اعمال کی حفاظت اور اُنہیں تحریر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے، تم صرف انسان کے، اس بندے کے، ظاہری اعمال کو دیکھتے ہو اور اُنہیں لکھ لیتے ہو۔ پھر فرمایا وَأَنَا الرَّقِيْبُ عَلٰى قَلْبِهٖ کہ میں اپنے بندے کے دل کو دیکھتا ہوں۔ **اس بندے نے یہ اعمال بجالا کر میری رضا نہیں چاہی تھی بلکہ اس کی نیت اور ارادہ کچھ اور ہی تھا۔ وہ میرے علاوہ کسی اَور کو خوش کرنا چاہتا تھا۔** فَعَلَيْهِ لَعْنَتِيْ۔ اس پر میری لعنت ہو۔ اس پر تمام فرشتے پکار اُٹھے۔ عَلَيْهِ لَعْنَتُكَ وَ لَعْنَتُنَا کہ اے ہمارے رب! اس پر تیری بھی لعنت ہے اور ہماری بھی لعنت ہے۔ اور اس پر ساتوں آسمانوں اور اُن میں رہنے والی ساری مخلوق نے اس پر لعنت کرنی شروع کر دی، یا اس پر لعنت کرنی شروع کر دے گی۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت یا نصیحت کو سنا تو آپ کا دل کانپ اُٹھا۔ آپ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! كَيْفَ لِيْ بِالنَّجَاةِ وَالْخَلَاصِ۔ یارسول اللہ! اگر اعمال کا یہ حال ہے تو ہمیں کیسے نجات حاصل ہو گی؟ اور میں اپنے رب کے قہر اور غضب سے کیسے نجات پاؤں گا؟

آپ نے فرمایا۔ ''اِقْتَدِ بِيْ '' کہ تم میری سنت پر عمل کرو اور اُس پر یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ کا ایک بندہ خواہ کتنے ہی اچھے عمل کیوں نہ کر رہا ہو، اُس میں ضرور بعض خامیاں رہ جاتی ہیں۔ اس لئے تم اپنے اعمال پر ناز نہ کرو بلکہ یہ یقین رکھو کہ ہمارا خدا اور ہمارا مولیٰ ایسا ہے کہ وہ ان خامیوں کے باوجود بھی اپنے بندوں کو معاف کر دیا کرتا ہے۔ وَحَافِظْ عَلٰى لِسَانِكَ اور دیکھو اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس سے کسی کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ کوئی بری بات اُس سے نہ نکالو۔ وَلَا تُزَكِّ ...... اور اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ متقی اور پرہیزگار نہ سمجھو اور نہ اپنی پرہیزگاری کا اعلان کرو۔ وَلَا تُدْخِلْ ...... اور جو عمل تم خدا تعالیٰ کی رضا اور اخروی زندگی میں فائدہ حاصل کرنے کے لئے کرتے ہو اُس

میں دنیا کی آمیزش نہ کرو۔ وَلَا تُمَزِّقِ النَّاس ......۔اور لوگوں میں فتنہ وفساد پیدا کرنے اور اُنہیں پھاڑنے کی کوشش نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو قیامت کے دن جہنم کے کتّے تمہیں پھاڑ دیں گے۔ وَلَا تُرَاءِ بِعَمَلِكَ النَّاس اور اپنے عمل ریاء کے طور پر دنیا کے سامنے پیش نہ کیا کرو۔ اگر یہ کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی تم پر ہیں۔

(روح البیان جلد1 صفحہ78تا80 سورۃ البقرۃ زیر آیت نمبر22 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

(الترغیب والترھیب للمنذری جلد اول صفحہ54تا56 باب الترھیب من الریاء وما یقولہ من خاف شیئاً منہ حدیث نمبر57 دارالحدیث قاھرہ 1994ء)

پس حقیقی نیکیوں کی توفیق اور مقبول نیکیوں کی توفیق بھی اُسی وقت ملتی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہو۔ آپ باوجود کامیابیوں کی بشارتوں کے بڑے درد کے ساتھ اپنی اور اپنی جماعت کی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں قبول بھی کیں، آئندہ کی بھی بشارتیں دے دیں۔ پھر بھی سجدوں میں تڑپ کر اور بے چینی سے دعا کیا کرتے تھے اور جب اس تڑپ کی وجہ پوچھی جاتی تھی تو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے، ایک تو اس کا خوف ہے۔ دوسرے کیوں نہ اللہ تعالیٰ کے جو فضل مجھ پر ہوئے ہیں مَیں اُس کا شکرگزار بنوں۔ اللہ تعالیٰ نے کتنے ہی انعامات سے نوازا ہے اور اُمّت کے لئے کتنے وعدے دیئے ہیں۔ اس پر میں کیوں نہ شکرگزاری کروں۔ پس یہ وہ اُسوہ ہے جو آپ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔

حقوق العباد کا سوال ہے تو دنیاوی غرضوں سے پاک ہو کر بلا تخصیص ہر ایک کے آپ کام آ رہے ہیں، ہر ایک کی مالی مدد فرما رہے ہیں۔ جو سوالی بھی آیا ہے اُس سوال کرنے والے کا سوال پورا فرما رہے ہیں۔ ہر ایک آپ کے رحم میں سے حصہ لے رہا ہے۔ ہر ایک آپ کے پیار اور شفقت سے فیض پا رہا ہے۔ پس آپ نے فرمایا اس طرح اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اُس کی عبادت کرو جس طرح مَیں کرتا ہوں، اُس کے عبدِ شکور بنو جس طرح مَیں شکرگزاری کرتا ہوں۔ اس طرح عبدِ رحمٰن بنو جس طرح میں حق ادا کرتا ہوں۔ جس طرح میں نے یہ نمونے قائم کئے ہیں تو تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہو گے۔ اسی طرح جس طرح میں نے حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے، اگر تم میرے اُسوہ پر چلتے ہوئے بے غرض اور بےنفس ہو کر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جاؤ گے۔ اگر صرف اپنی نیکیوں پر یہ سمجھتے ہوئے کہ مَیں بہت نیکیاں کر رہا ہوں، اپنی عبادتوں پر ہی اکتفا کرو گے یا اُنہی پر انحصار کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔

پس سنت پر چلنے، آپ کے اسوہ پر عمل کرنے کے لئے ہمیں اپنے نفسوں کے جائزے لینے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس کا فضل مانگنا ہو گا کہ پتہ نہیں کون سا ہمارا عمل وہ معیار حاصل بھی کر رہا ہے یا نہیں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عملوں کو اپنی رضا کے مطابق بھی بنائے اور پھر محض اور محض اپنے فضل سے اُنہیں قبول بھی کر لے۔ ہمارے عمل ایسے نہ ہوں جو دنیا کی ملونیوں کی وجہ سے ہمارے منہ پر مارے جانے والے ہوں۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہم اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی جنت کو حاصل کرنے والے ہوں اور اپنے ہر عمل کو اُس کی رضا کے مطابق ڈھال کر اِس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا فیض پانے والے ہوں اور آنے والی زندگی میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی جنت کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے ہماری یہ دعائیں قبول فرمائے۔

اس وقت میں جمعہ کی نماز کے بعد چند غائب جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک تو ایک شہید کا جنازہ ہے اور دو دوسرے وفات یافتگان ہیں۔ جو ہمارے شہید ہیں، **مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب ابن مکرم بشیر احمد کیانی صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کے، ان کی 18ر ستمبر کو شہادت ہوئی ہے**......۔ ان کو اورنگی ٹاؤن میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔ تفصیلات کے مطابق مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب 18ر ستمبر 2013ء کی صبح ساڑھے سات بجے موٹر سائیکل پر ملازمت کے لئے روانہ ہوئے، گھر سے نکلے۔ ابھی کچھ دُور ہی گئے تھے کہ دیکھنے والوں کے مطابق، عینی شاہد کے مطابق ایک سپیڈ بریکر پر جب موٹر سائیکل کی رفتار کم ہوئی تو دو موٹر سائیکل سوار آپ کے قریب آئے اور دو گولیاں آپ کی بائیں پسلیوں کے قریب فائر کیں جس سے آپ موٹر سائیکل سے نیچے گر گئے اور گرنے کے بعد اُٹھنے کی کوشش کی جس پر حملہ آوروں نے سامنے کی طرف سے آپ پر فائر کئے۔ خود کو بچانے کے لئے بایاں ہاتھ انہوں نے آگے کیا جس پر حملہ آوروں نے آپ کے ہاتھ پر فائر کیا اور پھر آپ کے سینے پر تین گولیاں فائر کیں۔ جب آپ گر گئے تو آپ کے سر پر پیچھے سے بھی ایک گولی فائر کی جس کی وجہ سے آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موقع پر شہید ہو گئے۔

گزشتہ ماہ 21ر اگست کو آپ کے بہنوئی محترم ظہور احمد کیانی صاحب کو بھی اس علاقہ میں شہید کیا گیا تھا۔ مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب شہید کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد کے دو چچا مکرم محمد یوسف کیانی صاحب اور مکرم محمد سعید کیانی صاحب کے ذریعہ ہوا۔ آپ دونوں کو 1936ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کے والد کے دونوں ہی چچا بڑے صاحب علم تھے، علم دوست تھے۔ انہوں نے باقاعدہ مطالعہ کرنے کے بعد بیعت کی توفیق حاصل کی تھی۔ شہید مرحوم کے خاندان کا تعلق پریم کوٹ مظفر آباد آزاد کشمیر سے تھا۔ شہید مرحوم یکم دسمبر 1984ء کو کراچی میں پیدا ہوئے اور کراچی میں ہی انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ پھر پانچ سال قبل پاکستان ملٹری آرڈیننس میں بطور سویلین ڈرائیور ملازمت اختیار کی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 29 سال تھی۔ شادی 2009ء میں ثوبیہ صاحبہ سے ہوئی جو راجہ عبدالرحمٰن صاحب آف کوٹلی کشمیر کی بیٹی تھیں۔ شہید مرحوم انتہائی مخلص، صلح جُو، نرم خُو اور خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ جماعتی خدمات کے حوالے سے ہمیشہ تعاون کرتے تھے۔ جب کسی ڈیوٹی کے لئے بلایا جاتا تو ہمیشہ اطاعت کا مظاہرہ کرتے۔ ان کے بھائی مکرم اعزاز احمد کیانی صاحب نے بتایا کہ شہادت سے ایک روز قبل اپنے بہنوئی مکرم ظہور احمد کیانی صاحب شہید کے ذکر پر آبدیدہ ہو گئے۔ ظہور کیانی صاحب شہید کی بہت عزت کیا کرتے تھے اور بڑے بھائی اور باپ کا مقام دیا کرتے تھے۔ ان کی شہادت کے بعد کوئی بھی دن ایسا نہیں گزرا کہ آپ نے اُن کے گھر جا کر اُن کے بچوں کی خیریت نہ معلوم کی ہو۔ اُن کی شہادت کا ان پر بڑا گہرا اثر تھا۔ (-) مرحوم کی والدہ نے بتایا کہ چار بہنوں کے بعد بہت دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بیٹا عطا فرمایا تھا۔ سوچ سمجھ کے بات کیا کرتا تھا، میرے ساتھ انتہائی پیار اور عقیدت کا تعلق تھا، ڈیوٹی پر جاتے ہوئے ہاتھ ملا کر خدا حافظ کہہ کر جاتا تھا۔ میری دوائی کا خاص خیال رکھتا تھا۔ بہنوں کا اس طرح خیال رکھتا جیسے بڑا بھائی ہو۔ بہت نرم طبیعت تھی۔ جب بھی گھر میں کوئی چیز لاتا تو خواہش ہوتی کہ سب کو دوں۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ (-) مرحوم بہت اچھی طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک کا فرض ادا کیا۔ اچھے بیٹے، اچھے بھائی، اچھے باپ اور اچھے شوہر تھے۔ کہتی ہیں جب بھی میں کبھی پریشان ہوتی تو پھر تسلی دلاتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلاتے۔ بچوں کے ساتھ انتہائی شفقت کا سلوک کرتے، ان کے بہنوئی کی جو شہادت ہوئی ہے گزشتہ ماہ، تو بار بار کہتے رہے کہ کاش میں ان کی جگہ ہوتا۔ (-) مرحوم نے والدین، پسماندگان میں والدین کے علاوہ اہلیہ محترمہ، ایک بیٹی عزیزہ درّ عدن اعجاز عمر چار سال اور ایک بیٹا برہان احمد عمر ڈیڑھ سال سوگوار چھوڑے ہیں۔

کراچی میں حالات اس لحاظ سے خاص طور پر بہت خراب ہیں۔ لگتا ہے کہ ایک ٹولہ ہے جو احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ (Target Killing) کر رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے خاص طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے بھی جلد سامان پیدا فرمائے۔ اصل میں تو مولوی اور اُن کی ہمنوائی میں حکومت کی شہ پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ظالم گروہ کی بھی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔ دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے، کراچی میں خاص طور پر زیادہ حالات خراب ہیں لیکن عموماً پاکستان میں بھی حالات بہت خراب ہیں، لاہور میں بھی اسی طرح کئی جگہ کئی احمدیوں کو

اغوا کرنے کی کوشش کی گئی، مارنے کی کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو وہاں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

دوسرا جنازہ جو آج اس کے ساتھ ادا کیا جائے گا، وہ **مکرم عبدالحمید مومن صاحب درویش ابن مکرم اللہ دتہ صاحب** کا ہے جو قادیان کے درویش تھے۔ 11 ستمبر 2013ء کو مختصر علالت کے بعد 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

1916ء میں سندھ میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر اُس کے بعد جڑانوالہ فیصل آباد آ گئے، آپ کی پرورش وہاں ہوئی، وہیں تعلیم و تربیت پائی۔ غالباً 1945ء میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان آ گئے تھے۔ یہیں پہلی شادی ہوئی لیکن پارٹیشن کی وجہ سے قائم نہ رہ سکی تو اس سے کوئی اولاد بھی نہیں تھی۔ دوسری شادی دورِ درویشی میں اڑیسہ میں مکرم سید شفیق الدین صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم سید محی الدین صاحب مرحوم کی بڑی بیٹی امۃ اللہ فہمیدہ صاحبہ سے ہوئی۔ ان کے بطن سے آٹھ بچے پیدا ہوئے۔ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں۔ آپ کے پانچوں بیٹے سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ آپ نے اپنی درویشانہ زندگی نہایت سادگی اور بڑے صبر و تحمل کے ساتھ گزاری۔ دوکانداری اور مختلف کام کر کے گزارہ کرتے تھے۔ دفتر زائرین میں خدمت بجا لاتے رہے۔ ...... کو بڑے شوق سے (دعوت الی اللہ) کرتے تھے۔ آپ نے دیہاتی (-) کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اسی دور میں ادیب فاضل کی ڈگری بھی حاصل کی۔ صوم و صلوٰۃ کے بڑے پابند، مخلص اور باوفا انسان تھے اور کمزوری کے باوجود بھی آخری عمر تک باجماعت نماز کھڑے ہو کر ادا کیا کرتے تھے۔ قرآنِ کریم سے بہت شغف تھا۔ باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے تھے، مرحوم موصی بھی تھے۔

تیسرا جنازہ ہے **مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب** کا جو مختصر علالت کے بعد 12 ستمبر کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1943ء میں 24 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی تھی۔ آغاز میں دہلی کے امریکی سفارتخانے میں بطور کلرک ملازمت کی، پھر 1946ء میں پہلے لاہور پھر ایک سال کے بعد کراچی منتقل ہو گئے جہاں چوہدری شاہنواز صاحب کے پاس ادویات کی درآمد کا کام شروع کیا۔ اور پھر رہنے کی جگہ نہیں تھی ان کی تو دفتر میں سو جایا کرتے تھے۔ 1950ء میں چوہدری شاہنواز صاحب کی مدد سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا فرمائی۔ دنیاوی تعلیم صرف میٹرک تھی لیکن بظاہر بڑے پڑھے لکھے لگتے تھے اور ہر کوئی یہی سمجھتا تھا کہ یہ کافی تعلیم یافتہ ہیں۔ 1950ء میں نائب امیر کراچی مقرر ہوئے۔ 1953ء کے فسادات میں حضرت مصلح موعود نے آپ کو وقتی طور پر چوہدری عبداللہ خان صاحب کی جگہ امیر جماعت کراچی مقرر کیا۔ چوہدری صاحب سرکاری ملازم تھے اور امکان تھا کہ انہیں ملازمت سے ہٹا دیا جائے گا۔ تاہم اس کے بعد چوہدری صاحب کی علالت کے باعث آپ بطور امیر کراچی کام کرتے رہے۔ 1964ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔ جو کراچی کی تاریخ احمدیت لکھی گئی ہے اُس میں لکھا ہے کہ 1953ء کے فسادات میں حضرت مصلح موعود نے کراچی میں بھی ایک علیحدہ صدر انجمن احمدیہ قائم فرمائی تھی، اس کا ناظر اعلیٰ بھی آپ کو مقرر فرمایا تھا۔

حضرت مصلح موعود کی طویل علالت کے زمانے میں جو نگران بورڈ قائم ہوا تھا اس کے بھی آپ ممبر رہے۔ خلافت کے وفادار، صاف گو، دیانتدار، بہت دعا کرنے والے اور مالی قربانی کرنے والے انسان تھے۔ سخی دل اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے بعد میرے سے انہوں نے بہت تعلق رکھا اور ان کو ہمیشہ بڑا احساس تھا اور ذرا ذرا سی تکلیف کا احساس کیا کرتے تھے۔ دوستوں، عزیزوں اور ضرورتمندوں کی مالی امداد بھی کیا کرتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب کافی وسیع تھا۔ دوست احباب تمام دنیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور تعلقات کی وسعت کی وجہ سے (دعوت الی اللہ) بھی کیا کرتے تھے۔ اللہ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ آپ کے ایک صاحبزادے ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب لمبے عرصے سے صدر جماعت کلیولینڈ اور نائب امیر امریکہ ہیں اور جماعتی ویب سائٹ جو ہے (-) اُس کے چیئرمین کی حیثیت سے خدمت کر رہے ہیں۔ ان کے دوسرے بیٹے شیخ فرحت اللہ صاحب نائب امیر فیصل آباد ہیں، اسی طرح پاکستان میں مرکز کے صنعت و تجارت مشاورتی بورڈ کے صدر بھی ہیں۔ ان کی ایک صاحبزادی جمیلہ رحمانی صاحبہ یہاں لجنہ میں خدمات بجا لاتی رہیں۔ ان کے میاں غلام رحمانی صاحب بھی یہاں یوکے میں بڑا عرصہ سیکرٹری وصایا رہے ہیں۔ اسی طرح ان کی چھوٹی بیٹی ندرت ملک صاحبہ ہیں جو صدر لجنہ کولمبس اور صدر لجنہ ایسٹ مڈویسٹ ریجن امریکہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے، خاص طور پر اُس شہید کے والدین کو جن کا جوان بیٹا شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور اُس کے وہ جو چھوٹے بچے ہیں خدا تعالیٰ اُن کا بھی کفیل ہو، اُن کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنی امان میں رکھے۔

دوسری بات یہ کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں چند ہفتوں کے لئے دورے پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ دورہ بابرکت فرمائے اور جو مقاصد ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے فضل سے پورا فرمائے۔

انڈونیشیا کے شہیدوں کے نام

شہیدوں کی وفاؤں کا جو منظر یاد آیا ہے
مرے دل میں دعاؤں کا عجب اک جوش چھایا ہے
خدا کے عشق میں کچھ اس طرح بے انتہا کھونا
بھلائے سے نہیں بھولا وہ جانوں کا ذبح ہونا
یہاں ایثار و قربانی میں کوئی بھی نہ پیچھے ہے
بلندی میں ہیں سب یکساں یہاں کوئی نہ نیچے ہے
شہیدوں کی یہ شبراتیں مبارک ہیں تو ہم کو ہیں
خدا سے یوں ملاقاتیں مبارک ہیں تو ہم کو ہیں
غلام احمد کا ہر اک چاہنے والا ہر اک داعی
شہادت کے اسی رستے کا ہر دم ہے تمنائی
دیا آقا نے صبر و استقامت کا سبق ہم کو
بتایا اس طرح تاریخ کا زرّیں ورق ہم کو
دکھایا اس طرح ہے ضبط کا جذب سلیم ہم نے
عَلَم عالَم کی خوش بختی کا تھاما ہے حلیم ہم نے

ابن کریم

مکرم منصور احمد مبشر صاحب ناظم پروگرام

22واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ فرانس

جماعت احمدیہ فرانس کا بائیسواں جلسہ سالانہ اپنی دینی روایات کے ساتھ 18,17,16 اگست 2013ء کو جماعت احمدیہ فرانس کے مرکزی مشن ہاؤس Saint Prix کے احاطہ میں منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود کے مہمان جمعرات کو ہی آنے شروع ہوگئے تھے۔ 16 اگست کو مقامی طور پر مربی سلسلہ فرانس مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔ لوکل جمعہ کے بعد MTA پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا گیا۔

پہلا دن

افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم اشفاق احمد ربّانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے ''ایک مثالی احمدی: حضرت مسیح موعود کی نظر میں'' کے موضوع پر افتتاحی تقریر کی۔ دوسری تقریر خاکسار منصور احمد مبشر کی تھی جس کا موضوع تھا: ''مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی اہمیت''

گزشتہ کئی سالوں سے جماعت احمدیہ فرانس کے جلسہ سالانہ کے موقع پر نومبائعین ''میں نے احمدیت کیسے قبول کی اور اسے کیسا پایا'' کے موضوع پر اپنے تجربات بیان کرتے ہیں۔ امسال بھی پہلے سیشن کے آخر پر مکرم Azzedine Marzouk صاحب اور مکرم Mohim Mehdi صاحب نے خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یوں ہمارے جلسہ کا افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

نماز مغرب اور عشاء سے ایک گھنٹہ قبل احباب جماعت کیلئے سوال وجواب کا ایک دلچسپ پروگرام منعقد کیا گیا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ اس کے بعد نماز فجر ودرس حدیث ہوا۔

بروز ہفتہ 11 بجے جلسہ کا دوسرا سیشن مکرم ابدال ربانی صاحب صدر انصار اللہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔

تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر ''تلاوت قرآن کریم کی اہمیت وبرکات'' کے موضوع پر مکرم حافظ عاصم منظور صاحب نے کی۔ دوسری تقریر مکرم مقصود الرحمٰن صاحب نے ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: قیام صلوٰۃ'' اور تیسری تقریر ''لین دین کے متعلق دینی تعلیمات'' کے موضوع پر مکرم محمد ادریس صاحب مربی سلسلہ پاکستان نے کی۔ اس سیشن کے آخر پر دو نومبائعین مکرم Abdul Kader Hamzert اور مکرم Abdullah Aziz صاحب نے مختصر تقاریر کیں۔ اول الذکر پیرس ریجن سے تھے جبکہ مؤخر الذکر عراقی نژاد کرد ہیں اور 741 کلومیٹر دور سے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے تھے۔

پروگرام جلسہ مستورات

جماعت احمدیہ فرانس کے بائیسویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ لجنہ کی کارروائی کا آغاز ہفتہ 17 اگست صبح 11:30 پر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ مسز خالدہ قادر صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفوودرگذر'' کی۔ اس تقریر کا فرنچ ترجمہ عزیزہ مہرین حفیظ صاحبہ نے پیش کیا۔ ایک نعت کے بعد اجلاس کی دوسری تقریر مکرمہ مسز نزہت عارف صاحبہ نیشنل سیکرٹری تربیت نے ''تربیت اور احمدی عورت کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر کی اس تقریر کا رواں فرنچ ترجمہ مکرمہ مسز انیقہ عبیدالرحمان نے پیش کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرمہ مسز قدسیہ وسیم صاحبہ صدر لجنہ فرانس کی تھی جس میں انہوں نے جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد کو حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں بیان کیا۔ اس تقریر کا فرنچ ترجمہ مکرمہ مسز نسیم دلانوا صاحبہ نے پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام پر تین نومبائع احمدی بہنوں نے اپنی خوابوں کے ذریعے قبولیت احمدیت کا حال سنایا دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

بروز اتوار جلسے کے اختتام پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تیار کیا ہوا ترانہ عرب، افریقن اور اردو بولنے والی خواتین کے ایک گروپ کی طرف سے پیش کیا گیا۔ جس میں عربی اردو اور فرنچ کلام نے سامعین کو مسحور کر دیا اور ہر ایک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مل کر درود بھیجا۔ اس طرح یہ کامیاب اجلاس ختم ہوا۔

اس جلسہ میں مستورات کی کل حاضری 360 رہی۔ جس میں 258 احمدی خواتین، 18 غیر از جماعت مہمان خواتین، 34 ناصرات اور 50 بچے تھے۔ اس موقع پر 2 سے 6 سال تک کی عمر کے بچوں کی الگ نگہداشت کا انتظام بھی کیا۔

اس موقع پر لجنہ کی طرف سے جماعتی کتب کا سٹال بھی لگایا گیا جس میں فروخت ہونے والی کتابوں کی تعداد 60 رہی۔ نیز اشیائے خورونوش سے 1150 یورو آمد ہوئی جو بیت الذکر فنڈ کی مدّ میں جمع کروائی گئی۔ علاوہ ازیں 300 یورو ہیومینیٹی فرسٹ کی مد میں جمع کروایا گیا۔

جلسہ کا تیسرا اجلاس ہفتہ کے روز بعد نماز ظہر و عصر شروع ہوا۔ حسب روایت اس اجلاس میں تمام تقاریر فرنچ زبان میں ہوتی ہیں۔

تلاوت ونظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عمر احمد صاحب نے کی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا: ''حضرت مسیح موعود کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' اس اجلاس کی دوسری تقریر ہمارے الجیرین نژاد مکرم الاسلام اذوآؤو صاحب کی تھی جس کا عنوان تھا: ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس: امن عالم کے پیغامبر'' اس اجلاس کے اختتام پر بھی تین نومبائعین نے مختصر خطاب کیا۔

فرنچ سیشن کے بعد شعبہ دعوت الی اللہ کے تحت مجلس سوال وجواب ہوئی۔ احمدیت سے متعلق سوالات پوچھے گئے۔ مکرم مربی سلسلہ فرانس نے جوابات دیئے۔ یہ دلچسپ مجلس ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس حدیث ہوا۔

11 بجے جلسہ کا اختتامی اجلاس مکرم امیر صاحب فرانس کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تقسیم اسناد ہوئی۔ دو طالبات اور ایک طالب علم کو اسناد پیش کی گئیں۔ اس کے بعد تین نومبائعین Nabil Nessas الجیرین نژاد، Soma Sulyman آئیوورین نژاد اور ایک چیچن نژاد Abu Sultanov نے مختصر تقاریر کیں۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر فرنچ زبان میں مکرم نصر مراد صاحب نے ''زکوٰۃ کی اہمیت وبرکات'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصار اللہ فرانس نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلی زندگی'' پر کی۔ عربی قصیدہ کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مربی سلسلہ فرانس نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: تربیت کے اسلوب'' تھا۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی کلمات کہے اور دعا کروائی۔ اس جلسہ کی حاضری 819 رہی۔ ان میں 25 غیر احمدی دوست شامل ہوئے امسال کی حاضری تمام جلسہ ہائے سالانہ میں سب سے زیادہ رہی۔ سوائے 2004ء کے جلسہ کے جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شمولیت سے برکت بخشی تھی۔

حسب روایت امسال بھی تمام اردو تقاریر کا رواں فرنچ ترجمہ اور تمام فرنچ تقاریر کا رواں اردو ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا تاکہ سب شاملین جلسہ ہر تقریر سے استفادہ کرسکیں۔

آخر پر تمام قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان کی خدمات کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے اپنی جناب سے اجر عطا فرمائے۔ اور تمام شاملین جلسہ کو ان سب دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود نے جلسہ میں شاملین کے حق میں کی تھیں۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 20 ستمبر 2013ء)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم رفیع احمد رند صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وار اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

۞ مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وار اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 55 سال

سفوف مہزل (اکسیر موٹاپا) ہے۔
کچھ عرصہ استعمال سے جسم کی فالتو چربی کم ہونے لگتی ہے۔
کیپسول فشار: اکسیر بلڈ پریشر ہے۔ کچھ عرصہ استعمال سے بفضلہٖ تعالیٰ شفاء ہوجاتی ہے۔
گیسٹرو۔ ایز: ہاضمہ کا شوگر اور نمک فری سیرپ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔

خورشید 1958

فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

ضمیر جعفری صاحب کا ایک خط

ایک غیر از جماعت دوست جناب کیپٹن سید ضمیر احمد صاحب جعفری نے جون 1946ء میں جماعت احمدیہ کو ایک خط لکھا کہ:۔

''میں حال ہی میں مشرق بعید سے آیا ہوں ملایا جاوا وغیرہ میں آپ کے سلسلہ کی طرف سے مولوی غلام حسین صاحب ایاز (دعوت الی اللہ) کا کام کر رہے ہیں۔ 1945ء میں جب اتحادی فوجوں کے ساتھ ہم ملایا میں پہنچے۔ تو مولوی صاحب غالباً تنہا تھے۔ مگر 1947ء میں مولوی عبدالحی اور شاید دو ایک اور کارکن بھی پہنچ گئے تھے۔ جہاں تک مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی ذات کا تعلق ہے۔ ان کے خلاف میں ایک بات بھی نہیں کہہ سکتا۔ اپنے منصب کو وہ انتہائی ایثار و خلوص اور خاصے سلیقہ کے ساتھ انجام دے رہے ہیں بلکہ جن دشواریوں اور نامساعد حالات میں سے وہ گزر رہے تھے۔ اگر اس پر غور کیا جائے تو ان کے استقلال حوصلہ اور ہمت پر حیرت ہوتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ اس کام کو ایک فریضہ ایمانی سمجھ کر کر رہے ہیں۔

ضمناً میں یہاں ایک ذاتی تاثر کا ذکر کروں۔ جس پر مجھے اب بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ ممکن ہے آپ کے قارئین بھی اسے دلچسپی کا موجب بنائیں۔ بیرون ملک جانے سے پیشتر احمدیت کے متعلق کوئی خیال آتے ہی میں اکثر سوچا کرتا تھا کہ ان کے مربیان کے لئے تو مزے ہی مزے ہیں۔ دیس دیس کی سیر اور فارغ البالی کی زندگی۔ آدمی کو یہ دو چیزیں مل جائیں تو اور کیا چاہئے۔ مگر ملایا میں مولوی غلام حسین ایاز کو دیکھ کر میری اس خوش فہمی کو سخت دھکا لگا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ لوگ خاص محنت و مشقت کی زندگی گزار رہے تھے۔ اتنی مشقت اگر وہ اپنے وطن میں کریں تو کہیں بہتر گزر بسر کر سکتے ہیں''۔

(ماخوذ از الفضل 18 دسمبر 2006ء)

خبریں

بچہ گڑھے میں دفن ہونے کے باوجود زندہ بچنے میں کامیاب

امریکہ میں ایک 6 سالہ بچہ ریت سے بھرے گڑھے میں دفن ہونے کے باوجود معجزانہ طور پر زندہ بچنے میں کامیاب ہو گیا۔ بتایا گیا ہے کہ انڈیانا میں ناتھن ریئول نامی 6 سالہ بچہ ریت کے ٹیلے پر کھیل رہا تھا کہ اچانک زمین پھٹ گئی اور وہ وہاں بننے والے گڑھے میں جا گرا جس کے بعد گڑھا پھر سے ریت سے بھر گیا اور ناتھن 11 فٹ ریت کے نیچے 4 گھنٹے سے زائد دبا رہا۔ مقامی انتظامیہ کی جانب سے بھاری مشینری سے ریت نکالے جانے کے بعد اس بچے کو ریت کی قبر سے زندہ نکال لیا گیا۔

(روزنامہ دنیا 16 جولائی 2013ء)

معذور لڑکی کا کارنامہ

نیویارک، جسمانی معذوری کی وجہ سے انسان کی سرگرمیاں محدود ہو جاتی ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے بلند حوصلے کے مالک ہوتے ہیں کہ وہ اپنی معذوری کو اپنے مقاصد کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننے دیتے۔ ایسی ہی ایک بلند حوصلہ 16 سالہ نتاشا ہیں جنہوں نے حال ہی میں تنہا انگلش چینل عبور کر کے اپنی معذوری کو شکست دے دی ہے۔ نتاشا پیدائشی طور پر معذور ہے جس کے باعث وہ اپنے مکمل جسم کو حرکت نہیں دے سکتی اس لئے نتاشا کی کشتی میں خصوصی سسٹم نصب کیا گیا جس کے ذریعے اس نے منہ سے کشتی چلا کر یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ نتاشا نے 25 میل کا سفر تنہا کشتی چلاتے ہوئے چار گھنٹوں میں عبور کیا جس کا مقصد معذور بچوں کے لئے امدادی رقم جمع کرنا تھا۔

(روزنامہ دنیا 5 جولائی 2013ء)

درخواست دعا

محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن تحریر کرتے ہیں۔

مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ انگلستان کی اہلیہ محترمہ امۃ النور طاہر صاحبہ تاحال ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی طبیعت پہلے سے زیادہ خراب ہو گئی ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ ہر ممکن علاج ہو رہا ہے لیکن بہتری کی صورت پیدا نہیں ہو رہی۔ احباب جماعت سے ان کیلئے خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفاء اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔اکتوبر

طلوع فجر	4:59
طلوع آفتاب	6:20
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:24

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29/اکتوبر 2013ء

1:25 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
6:15 am	حضور انور کا مغربی افریقہ کا دورہ 13 مارچ 2004
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء
2:15 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء (سندھی سروس)
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے

جلد، جگر اور پیچیدہ امراض کے ماہر
احمد ہومیو کلینک
ریکس سٹی، بالمقابل ظہور پلازہ قبرستان والا چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد
ڈاکٹر مرزا منور محمود: 0333-6531650

جوڑائی اینڈ گولی میکرز
ایم وحید جیولرز
صرافہ بازار ڈی بلاک اڈاکڑہ
044-2514648
طالب دعا: میاں عبدالوحید 0300-7533438 0345-7506946

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ رقبہ 15 مرلے برائے فروخت ہے
پانی بجلی گیس کی سہولت موجود ہے
دارالعلوم شرقی بالمقابل بیت الاحد ربوہ
رابطہ: 0341-6677107, 0333-7212717

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
بیج جیولرز اینڈ بیگ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان
جرمن پوٹینسی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے۔
الرحمٰن ہومیو سٹور اینڈ کلینک
دکان نمبر 2۔ مون پلازہ۔ چنیوٹ بازار۔ فیصل آباد
ڈاکٹر فرحان احمد خان D.H.M.S (پنجاب)
ناصر احمد سعید سیلز آفیسر (کورٹیوڈ مین کمپنی) 0345-7693179

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

FR-10

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
ڈائریکٹر: راحیل احمد
0300-4016760
0333-3305334
انویسٹمنٹ کا نادر موقع
پلاٹ بیچنے یا خریدنے کیلئے ہمارے ساتھ مشورہ کر سکتے ہیں
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3، بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

سیل سیل سیل
موسم گرما اور سرما کی ورائٹی پر گرینڈ سیل
Bata کی ورائٹی کیلئے اب بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں
Bata by Choice
باٹا شوروم۔ ریلوے روڈ ربوہ